اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ

قیامت کے علم کا حوالہ اُسی کی طرف ہے (یعنے وہی جانتا ہے) اور بغیر اُس کے علم و (ارادہ) کے نہ تو پھل اپنے

اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَ

بوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے اور جس دن (خدا) ان

يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا

(مشرکین) کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ وہ کہیں گے ہم تو تجھ سے عرض کر

مِنْ شَهِيْدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ

چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی (ان سے واقف ہی نہیں) اور اس سے پہلے جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے

قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ

تھے وہ غائب (غلا) ہو گئے۔ اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لئے اب مخلصی نہیں۔ انسان[1] بھلائی کی

مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۖ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ۝

دُعائیں مانگنے سے تو کبھی اُکتاتا نہیں۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتے تو (فوراً) نا اُمید اور بے آس

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جانے کے بعد ہم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو یقینی

لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ

کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے ہی لئے ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت برپا ہوگی اور اگر

رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ

(قیامت ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لئے یقیناً اسکے یہاں بھلائی ہی[2]

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ

تو ہے جو اعمال کرتے رہے ہم ان کو (قیامت میں) ضرور بتا دیں گے اور اُن کو سخت عذاب کا مزہ

غَلِيْظٍ ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ

چکھائیں گے (وہ الگ) اور جب ہم انسان پر احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) مُنہ پھیر لیتا ہے

[1] کبھی نے کہا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے جو بھلائی یعنے مال و دولت صحت اولاد غرض دُنیا کے سارے سامان کی دُعائیں کرتا رہتا ہے ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے۔

[2] یعنے وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دُنیا میں چین کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ہے مگر اس کا عکس انھیں بتا دیں گے۔ ۱۲ - ۱۲

انسان کی حالت

نَا بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ قُلْ

اور پہلو بدل کر چل دیتا ہے اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں کرنے لگتا ہے۔ (اے رسولؐ)

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

تم کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے (آیا) ہو (اور پھر تم اس سے انکار کرو تو جو (ایسے) پرلے

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا

درجے کی مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی)

فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ

نشانیاں اطراف (عالم) میں اور خود ان میں بھی دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ

حق ہے۔ کیا تمہارا پروردگار اس کے لئے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝

روبرو حاضر ہونے سے شک میں (پڑے) ہیں سن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے۔

اٰیاتُھا ۵۳ | سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۴۲) (۶۲) | رُکوعاتُھا ۵

سورۂ ۴۲ شوریٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

حٰمٓ ۴۲ عٓسٓقٓ (اے رسول) غالب دانا خدا تمہاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گذرے

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

سب کچھ) اسی کا ہے اور وہ تو (بڑا) عالیشان (اور) بزرگ ہے (اس کی باتوں سے قریب ہے کہ سارے آسمان

۴۲ اس سورہ میں حضرت علیؑ کی فضیلت خدا کا کوئی فعل نہیں دائم و قائم دین لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اپنے اعمال کا دنیا میں بدلا آخرت میں (اہلبیتؑ کی محبت اگر سب لوگ اختیار کر لیتے تو فساد پھیل جاتا، مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے شورہ کی مدح برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے قصور معاف کرنے کی مدح رسول نگہبان نہیں انسان بڑا ناشکرا ہے قرآن کا وحی و نور، ہونا وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲ سلمہ علامہ اوحدی نے فواتح میں لکھا ہے کہ جب تحمٓ نازل ہوا تو حضرت رسول بہت غمگین ہوئے کچھ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا جو آیت نازل ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری اُمت مختلف بلاؤں میں مثل زمین میں دھنس جانے یا مسخ ہو جانے یا دیگر مصائب میں مبتلا ہوگی اور ابن عباسؓ جب اس آیت کو پڑھتے تو کہتے کہ حضرت علیؑ صرف ان دو لفظوں سے تمام فسادات کو جو آئندہ ہونے والے ہیں جانتے تھے اور قریب قریب یہی مضمون تفسیر ثعلبی میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں اس سے بالاتر ہے کہ حضرت علیؑ جتنی جماعتیں یا بستیاں رئے زمین میں ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونگی وہ سب کو جانتے تھے۔ ۱۲

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

(اُس کی ہیبت کے مارے) اپنے اُوپر وار سے پھٹ [1] پڑیں۔ اور فرشتے تو اپنے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں اُن کے لئے

اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں سُن رکھو۔ کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جنہوں نے خدا

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۫ وَمَآ اَنْتَ

کو چھوڑ کر (اور اوں) اپنے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا اُنکی نگرانی کر رہا ہے۔ اور (اے رسول) تم اُنکے نگہبان

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا

نہیں ہو اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اِس کے

عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اردگرد رہتے ہیں ان کو ڈراؤ اور ان کو قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جن (کے آنے) میں کچھ بھی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝

شک نہیں (اُسدن) ایک فریق (ماننے والا) جنت میں ہوگا اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ

اور اگر خدا چاہتا تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے (ہدایت

مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ

کرکے) اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور نہ

لَا نَصِيْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ

مددگار کیا ان لوگوں نے۔ خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں۔ تو کارساز بس

الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

خدا ہی ہے۔ اور وہی مُردوں کو زندہ کریگا۔ اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

[1] یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کے بھی اولاد ہے یا اور قسم اس کے مہملات سے۔ ۱۲

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ

اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو۔ اس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالہ ہے وہی

رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ

خدا تو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں سارے آسمان و

وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ

زمین کا پیدا کرنے والا (وہی) ہے اُسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑ بنائے۔ اور چار

أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ

پاؤں کے جوڑے بھی (اُسی نے بنائے) اس طرح تمکو پھیلاتا رہتا ہے کوئی چیز اسکی مثل نہیں۔ اور وہ ہر چیز

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جس کے لئے چاہتا

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے خوب واقف

عَلِيمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي

ہے اُس[1] نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (پر چلنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول)

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَ

اسی کی ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی ہے اور اسی کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا (وہ)

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا

یہ (ہے) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا جس دین کی طرف تم مشرکین کو بُلاتے ہو

فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ

وہ ان پر بہت شاق گذرتا ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے۔ اپنی بارگاہ کا

يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾

برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اپنی طرف (پہنچنے) کا رستہ

[1] یہاں سے آیت ۱۴ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوحؑ سے جو آدم ثانی ہیں لے کے پیغمبرؐ آخر الزماں تک جتنے نبیا گذرے سب کے سب دین اسلام لیکر آئے پیغمبروں میں باہم اختلاف نہیں اصل دین خدا کی پرستش سب کا مقصد اعلیٰ تھا مگر ان کی اُمتوں نے دین خدا کے نازل ہونے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور یہ لوگ اگرچہ کتاب خدا کے وارث ہوئے مگر شیخی یا ضد یا طمع دنیا کی وجہ سے اصلی دین میں شکوک پیدا کر دیے اسی دین کی طرف مشرکین عرب کو بلایا جاتا ہے اور یہ اُس سے بھڑکتے ہیں۔ ۱۲ - ۱۲

دین کی کوئی شکل نہیں

دین اسلام دین قیم

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ
دکھا دیتا ہے اور یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق) آچکنے کے بعد اور (وہ بھی) محض آپس کی ضد سے

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ
اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے (قیامت کا) وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں

بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ
(کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے۔ وہ اُسکی طرف سے بہت

مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ ۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا
سخت شبہ میں پڑے ہوئے ہیں تو (اے رسول تم لوگوں کو) ۱؎ اسی (دین) کیطرف بلاتے رہو اور جیسا تم کو حکم ہوا

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ
ہے (اسی پر) قائم رہو اور ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور صاف صاف کہدو کہ جو کتاب خدا نے نازل

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ
کی ہے اس پر میں ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا کہ میں تمہارے (اختلافات کے) درمیان انصاف سے فیصلہ کروں خدا ہی ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ہمارے

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَ
اور وہی تمہارا (بھی) پروردگار ہے ہماری کارگذاریاں ہمارے لئے ہیں اور تمہاری کارستانیاں تمہارے واسطے ہم میں اور تم میں تو کچھ حجت

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ ۱۵ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
(وتکرار کی ضرورت) نہیں خدا ہی ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کریگا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اسکے مان لینے کے

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَعَلَيْهِمْ
بعد ۲؎ خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں انکے پروردگار کے نزدیک انکی دلیل لغو باطل ہے اور انپر

غَضَبٌ ۚ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ ۱۶ اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
(خدا کا) غضب اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب

بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝
نازل کی اور عدل ۳؎ (و انصاف بھی نازل کیا) اور تم کو کیا ۴؎ معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو (پھر یہ غفلت

۱؎ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسول سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ تو میں اپنی ساری دولت دیئے دیتا ہوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمہیں بیاہ دوں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۲؎ یعنے پہلے تو یہ نصاریٰ و یہود خدا کی پرستش کا حکم اور حضرت رسول ؐ کے آمد کی خبر دیتے تھے مگر جب آپ آئے تو دُنیاوی نفع کی طمع میں خدا کی کے بارے میں جھگڑنے لگے۔

۳؎ میزان کے مشہور معنے تو ترازو کے ہیں مگر ابن عباسؓ قتادہ مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۴؎ یہ ہمارے علم کے متعلق ارشاد ہے وہ تو یقینی طور پر جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ تم غفلت نہ کرو جو کرنا ہو کر لو شاید تم کو موقع نہ ملے اور قیامت آجائے کیونکہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے۔ ۱۲ - ۱۲

لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیسی) جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ تو اس کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ

مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقینی برحق ہے آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت کے

يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ

بارے میں شک کیا کرتے ہیں وہ بڑے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں (کے حال) پر

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

بڑا مہربان ہے جس کو (جتنی) روزی چاہتا ہے دیتا ہے وہ زور والا زبردست ہے جو شخص [1] آخرت کی کھیتی کا طالب

حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ

ہو ہم اُس کے لئے اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے اور جو دُنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو تو ہم

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ

اس کو اسی میں سے دیں گے مگر آخرت میں پھر اس کا کچھ حصہ نہ ہو گا۔ کیا ان لوگوں

لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ

کے (بنائے ہوئے) ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی خدا

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو انہیں یقینی تبک فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے واسطے

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

ضرور دردناک عذاب ہے (قیامت کے دن) دیکھو گے کہ ظالم لوگ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے

وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا اور جنھوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے وہ بہشت کے باغوں میں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

ہونگے وہ کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں (موجود) ہے (یہی تو خدا کا) بڑا فضل

[1] اپنے اعمال کا دُنیا میں بدلہ دیا آخرت میں

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کہ منافقین تو محض مال غنیمت کی لالچ سے شریک جہاد ہوتے تو ان کو فقط دُنیا کا مال ملتا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو اُن کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی۔ ۱۲

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہے یہی (انعام) ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو ایمان لائے۔ اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی

کرتے رہے (اے رسولؐ) تم کہدو کہ میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابتداروں (اہلبیت) کی محبت[1] کے سوا

الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ

تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور جو شخص نیکی حاصل کرے گا ہم اس کے لئے اُس کی خوبی میں اضافہ کر

اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ

دیں گے بیشک خدا بڑا بخشنے والا قدردان ہے کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں[2] کہ اس (رسولؐ) نے خدا پر جھوٹ بہتان

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ

باندھا ہے تو اگر (ایسا ہوتا تو) خدا چاہتا تو تمہارے دل پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو جھوٹ کو

وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

نیست و نابود۔ اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔ وہ یقینی دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ[3] قبول کرتا ہے۔ اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور تمکو

وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے انکی

الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ

(دُعا) قبول کرتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے ان کو بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت

عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

عذاب ہے۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی کر دے تو وہ لوگ

فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ

ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جسکی روزی (جتنی) چاہتا ہے نازل کرتا ہے[4] بیشک

[1] انصار نے ایک بڑے جلسہ میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا جب انکی باتیں ناز کی حد سے بھی گزریں تو حضرت عباس یا ابن عباسؓ سے نہ رہا گیا اور بیساختہ بول اُٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی مگر ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی اس مناظرہ کی خبر حضرت رسولؐ کو پہنچی تو آپ خود انکے مجمع میں تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم ذلیل تھے تو خدا نے ہماری بدولت تمہیں معزز کیا سب نے عرض کیا بیشک پھر فرمایا کیا تم لوگ گمراہ نہ تھے تو خدا نے میری وجہ سے تمہاری ہدایت کی عرض کی یقیناً پھر فرمایا تو کیا تم لوگ میرے مقابلہ میں جواب نہیں دیتے وہ بولے کیا کہیں فرمایا کیا تم لوگ یہ نہیں کہتے ہو کہ تمہاری قوم نے تم کو نکال باہر کیا تو ہم نے پناہ دی تمہاری قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی تمہاری قوم نے تم کو ذلیل کیا تو ہم نے مدد کی غرض اسی قسم کی باتیں فرماتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اپنے زانوؤں کے بل بیٹھے اور عاجزی سے عرض کرنے لگے ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خدا اور رسولؐ کا ہے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص آل محمدؐ کی دوستی پر مرجائے وہ شہید مرتا ہے، سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ مغفور ہے سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ توبہ کر کے مرا سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے وہ کامل الایمان مرا سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا۔ اسکو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ بہشت میں اس طرح بھیجا جائے گا جیسے دلہن اپنے شوہر کے گھر، سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا اس کی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بناتا ہے، سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ سنت اور جماعت کے طریقہ پر مرا سنو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا قیامت میں اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے یاد رکھو کہ جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ کافر ہے سن رکھو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ بہشت کی بو بھی نہ سونگھے گا پھر اسی وقت کسی نے پوچھا

(باقی برصفحہ ۷۷۶)

خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ

اپنے بندوں سے خبردار (اور ان کو) دیکھتا ہے اور وہ وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد

مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ

مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت (بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز (اور حمد و ثنا کے لائق ہے)

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ

اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور ان جاندروں کا بھی جو اس نے آسمان و زمین

وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ

میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ

مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَ

تمہارے اپنے ہی ہاتھوں[۱] کی کرتوت سے اور (اس پر بھی) وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تم لوگ زمین میں (رہ کر) تو خدا کو کسی طرح ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تو تمہارا نہ کوئی دوست ہے

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ

اور نہ مددگار اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) (بادبانی) جہاز ہیں جو

كَالْاَعْلَامِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى

گویا پہاڑ ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی سمندر کی سطح پر کھڑے

ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ

(کے کھڑے) رہ جائیں۔ بیشک تمام صبر اور شکر کرنیوالوں کے واسطے ان (باتوں) میں (خدا کی قدرت کی)

يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

بہت سی نشانیاں ہیں یا (چاہے تو) انکو ان کے اعمال (بد) کے سبب تباہ کر دے اور وہ بہت کچھ معاف کرتا ہے

يُجَادِلُوْنَ فِىْۤ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ

اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں (خواہ مخواہ)[۲] جھگڑا کرتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کو کسی طرح (عذاب سے) چھٹکارا نہیں

یا حضرتؐ جن کی محبت کو خدا نے واجب کیا ہے وہ کون ہیں فرمایا علیؑ و فاطمہؑ اور انکے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ پھر فرمایا جو شخص میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرے اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دے اس پر بہشت حرام ہے۔ دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر و صحیح بخاری و مسلم و مسند ابن حنبل و درمنثور سیوطی وغیرہ ۱۲۔

۲ تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نیکی سے آل محمدؐ کی دوستی مراد ہے اور علامہ زمخشری نے مسدی سے یہی روایت کی ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۶۸ مطبوعہ مصر ۱۲۔

ع ۴

۳ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آیہ مودۃ نازل ہوا تو کچھ لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ رسولؐ اللہ نے معاذ اللہ اپنی طرف سے یہ کہہ دیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تفسیر ثعلبی بغوی

۴ اسی تفسیر میں ابن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ جب آیہ ام یقولون الایۃ نازل ہوا تو لوگوں نے حضرتؐ کی تصدیق کی تو یہ آیت نازل ہوئی گویا حضرت کو یہ حکم ہوا کہ تم ان کی معذرت قبول کر لو۔ ۱۲

۵ جب بنی قریظہ بنی نضیر اور بنی قینقاع یہودیوں کے مال غنیمت میں آئے تو بعض تنگدست صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہم تونگر ہو جاتے تو فقر و فاقہ سے نجات اور لوگوں پر بھی احسان کرتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور فقیری اور تونگری کی مصلحت واضح کر دی گئی۔ (حاشیہ صفحہ ھذا)

۱ یہ حکم مخصوص گنہگاروں کیلئے ہے ورنہ انبیاء ائمہ معصومین اور مومنین کے بچوں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ ان کے درجات کے عالی ہونے اور خدا کے تقرب کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں ۱۲

۲ جھگڑا کرنیکا مطلب یہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہر کام کو اپنے ہی تدبیر اور عقل کی طرف منسوب کرتے ہیں

أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ
(لوگو) تم کو تو جو کچھ (مال متاع) دیا گیا ہے وہ دُنیا کی زندگانی کا (چند روزہ) سازو سامان ہے اور جو کچھ خدا کے
اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾
ہاں ہے وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے (مگر یہ) خاص اُن ہی لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر
وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا
بھروسہ رکھتے ہیں اور جو لوگ بڑے بڑے ۷۵ گناہوں اور۔ بے حیائی کی باتوں سے بچے رہتے ہیں اور جب
غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَ
غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور
أَقَامُوا الصَّلَاةَ ۖ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۖ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہمنے اُنھیں عطا کیا ہے
يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾
اُسمیں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور (وہ ایسے ہیں) کہ جب اُن پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وہ بس (اسی) جیسی بدلے
وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ
لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے اس پر بھی جو شخص ۷۶ معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح
عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ
کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے بیشک وہ ظلم کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اسکے
ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ
بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام ۷۷ نہیں۔ الزام تو بس اُنھیں لوگوں پر ہوگا
عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ
جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں ان ہی
الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ
لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے۔ تو

(بقیہ صفحہ گذشتہ)۔ اگر جہاز تباہی میں پڑے اور کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو سمجھیں کہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۷۵ کبیرہ گناہوں کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب حصہ میں۔ ۱۲

۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ مومنین دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو لوگوں کے ظلم و زیادتی سے درگزر کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو بدلے لیتے ہیں مگر ان کو حکم یہ ہے کہ جتنی تکلیف تم کو پہنچائی گئی ہے اُس سے زیادتی نہ کرو مثلاً اگر کوئی کہے خدا تجھے ذلیل کرے تو تم بھی بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو آگے نہ بڑھو اور گالی دینا تو کسی طرح جائز ہی نہیں چاہے کسی کو ہو اور اگر چوٹ یا زخم لگا ہے تو تم بھی اتنا ہی مار سکتے ہو لیکن بہرحال عوض لینے سے درگذر کرنا خدا کو زیادہ پسند ہے۔ ۱۲

مشروعہ کی مدح

۷۷ سبیل کے معنی تو ہیں راہ کے مگر عرب کے محاورات میں ایسے مقامات پر جہاں الزام یا تکلیف یا شکایت مقصود ہو استعارۃً یا بکثرت مضاف بولا جاتا ہے اسی بنا پر میں نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

برائی کا بدلہ برائی ہی ہے

قصور معاف کرنے کی مدح

إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

بے شک یہ بڑے حوصلہ کے کام ہیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد اس کا

لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُا

کوئی سرپرست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب (دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں

الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلٰى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَ

گے کہ بھلا (دُنیا میں) پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے اور تم اُن کو دیکھو گے

تَرٰهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خٰشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ

کہ دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں (اور) کنکھیوں

مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخٰسِرِينَ

سے دیکھتے جاتے ہیں اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے گھاٹے میں ہیں

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ أَلَا إِنَّ

جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا دیکھو ظلم

الظّٰلِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ

کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے اور خدا کے سوا نہ ان کے

أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ

سرپرست ہی ہوں گے جو ان کی مدد کو آئیں اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے

فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ ۗ اِسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ

تو اس کے لئے (ہدایت کی) کوئی راہ نہیں (لوگو) اُس دن کے پہلے جو خدا کی طرف سے آئیگا

يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ ۗ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ

اور کسی طرح (ٹالے) نہ ٹلے گا۔ اور اپنے پروردگار کا حکم مان لو (کیونکہ) اس دن نہ تو تم کو کہیں

وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنٰكَ

پناہ کی جگہ ملے گی اور نہ تو تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑیگا پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسول) ہم نے

جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی حمایتی نہیں ہوسکتا

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا

ہمکو انکا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ ۴۸

کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان ہی کے ہاتھوں کی پہلی کرتوتوں

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝ ۴۸ لِلّٰهِ

کی بدولت کوئی تکلیف پہنچی تو (سب احسان بھول گئے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے سارے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ

آسمان و زمین کی حکومت خاص خدا ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جسے

لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ ۴۹ اَوْ

چاہتا ہے (فقط) بیٹیاں [1] دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے (محض) بیٹے عطا کرتا ہے یا اُن

يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ

کو بیٹے بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں عنایت کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ ۵۰ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا

بیشک وہ بڑا واقف کار قادر ہے اور کسی آدمی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات

وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ

کرے مگر وحی کے ذریعہ سے (جیسے داؤد) یا پردہ کے پیچھے سے جیسے (موسیٰ) یا کوئی فرشتہ بھیج

بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ ۵۱ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

دے (جیسے محمدؐ) غرض وہ اپنے اختیار سے جو چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے بیشک وہ عالیشان حکمت والا ہے اور اسی طرح ہمنے اپنے

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ

حکم کی روح [2] (قرآن) تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی تم تو نہ کتاب ہی کو جانتے تھے کہ کیا ہے اور نہ

وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ

ایمان کو مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں

[1] چونکہ لوگ عموماً پہلے کے بھی اور اب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی تو مومنین کو جو فطرتاً بیٹی ہونے سے رنج ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کا صلہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے۔ جو پہلے بیٹی جنے کیونکہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت دوسری جگہ فرمایا ہے بیٹی محنت ہے اور بیٹا نعمت یہ بالکل بیان واقعہ ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ محنت کے ملنے پر۔ ۱۲ منہ

[2] روح کے معنے تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے۔ قرآن روح القدس پھر روح القدس بعض تو جبرئیل کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور ہمیشہ انبیاء اور اوصیاء کے ساتھ رہا کیا اور اب بھی رسول اللہؐ کے پیچھے وہی امام آخر الزمانؑ کے ساتھ ہے اور اسی کی تصریح سورہ قدر میں تنزل الملئکۃ والروح سے کی گئی ہے۔ بہرحال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنے ارسلنا کے ہوں اور نور الھدیٰ میں تخصیص رہے گی یعنے روح القدس سے ہر شخص تو ہدایت پا نہیں سکتا اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی منتفع ہوں اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی ہے گی اور اوحینا کے معنے بھی اپنی حالت پر شاید اسی وجہ سے یہ قول زیادہ لوگوں کا ہے (باقی بر صفحہ)

رسول اللہ نگہبان نہیں ہیں

انسان بڑا ناشکرا ہے

قرآن وحی اور ایمان

مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

سے جس کی چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسول) سیدھا ہی راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

دکھاتے ہو (یعنی) اس خدا کا راستہ کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

کچھ اُسی کا ہے سُن رکھو سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہونگے اور وہی فیصلہ کرے گا۔

اٰیاتُھا ۸۹ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (۶۳) رکوعاتُھا ۷

سورۂ ۱؎ زخرف مکہ میں نازل ہوا اور اس کی نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

حم روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور بنایا ہے تاکہ تم سمجھو

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ

اور بیشک یہ (قرآن) اصلی کتاب (لوح محفوظ) میں (بھی جو) ہمارے پاس (ہے لکھی ہوئی ہے) (اور) یقیناً بڑے رتبہ

حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا

کی (اور) پُر از حکمت ہے بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنیوالے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت کرنے سے منہ موڑ لینگے

مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝

(ہرگز نہیں) اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور کوئی پیغمبر ان کے پاس

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ایسا نہیں آیا جس سے ان لوگوں نے ٹھٹھے نہیں کئے ہوں تو اُن میں سے جو زیادہ زور

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

آور تھے اُن کو ہم نے ہلاک کر مارا اور (دُنیا میں) اگلوں کے افسانے جاری ہو گئے ۲؎ اور

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہے یہ بحث تو رُوح کے متعلق تھی باقی رہا امر اس کا کوئی معیار کہ جو صحیح اور منضبط ہو اس کا پورا مطلب ادا ہو جائے ہماری زبان میں نہیں ہے اس وجہ سے مجبوراً ہم نے حکم ترجمہ کیا ہے ورنہ اس کا ترجمہ ایسا ہونا چاہیے تھا جو شان بات وغیرہ سے بھی عام ہو لب رُوح من امرنا کی ترکیب میں جو لطافت ہے وہ بیان ہی نہیں ہو سکتی اس کے لئے ہماری محدود زبان میں الفاظ ہی نہیں مگر بعض حضرات کا من کے معنے سے لینا اور دین کو بڑھا کر اپنے حکم سے دین کی جان ترجمہ کرنا خدا کے مقصود سے کوسوں دور ہے اور ترجمہ بھی نہیں ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

۱؎ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت خدا کی صنعتیں سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے عورتوں کی فطرت حضرت ابراہیمؑ اور انکی اولاد کی مدح دُنیا کی بے وقعتی فرعون کا قصہ بنی اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۲؎ یعنے لوگ اُن کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بُروں کا بُرائی سے۔ ۱۲

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

(اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو

خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

وہ ضرور کہہ دیں گے لہ کہ اُن کو بڑے واقف کار زبردست (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تم

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَ

لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا اور (پھر) اسمیں تمہارے نفع کیلئے راستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو

الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً

اور جسنے ایک (مناسب) اندازے کیساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اسکے ذریعہ سے مُردہ

مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

(پڑتی) شہر کو زندہ (آباد) کیا اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ لِتَسْتَوٗا

چیزیں پیدا کیں اور تمہارے لئے کشتیاں بنائیں اور چارپائے (پیدا کئے) جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم

عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ

اُس کی پیٹھ پر چڑھو اور جب اُن پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝

کہو وہ (خدا ہر عیب سے) پاک ہے جس نے اسکو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس پر

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ

قابو پاتے اور ہمکو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر لہ جانا ہے اور ان لوگوں نے اسکے بندوں میں سے اسکے

جُزْءًا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

لئے اولاد قرار دی ہے اس میں شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے کیا اس نے اپنی مخلوقات

يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ

میں سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ہیں ۔ حالانکہ جب ان میں کسی

لہ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگر یہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت و قدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ اس میں اُن کے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ ۱۲ - ۱۲

لہ کیونکہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو چارہ نہیں ہے ۔ ۱۲ - ۱۲

سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے ۔ خدا کی مخلوقات میں

أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

شخص کو اس چیز (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی مثل اُس نے خدا کے لئے بیان کی ہے تو وہ غصہ

وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ أَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي

کے مارے) سیاہ ہو جاتا ہے اور تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے اور جھگڑے

الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ

میں (اچھی طرح) بات تک نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ إِنَاثًا ۭ أَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ

ہیں (خدا کی) بیٹیاں بنائی ہیں کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کیوقت کھڑے دیکھ رہے تھے ابھی ان کی شہادت

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا

قلم بند کرلی جاتی ہے اور قیامت میں ان سے باز پرس کی جائے گی اور کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم اُن

عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۭ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾

کی پرستش نہ کرتے ان کو اُس کی کچھ خبر نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں

أَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اُسے مضبوط تھامے ہوئے ہیں

بَلْ قَالُوْٓا إِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ

بلکہ یہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم اُن

مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ

کے قدم بقدم ٹھیک رستہ پر چلے جا رہے ہیں اور (اے رسول) اُسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی

مِّنْ نَّذِيْرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ إِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا

ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں

عَلٰٓى أُمَّةٍ وَّإِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ

کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم یقینی ان کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں (اس پر) اُن کے پیغمبر نے کہا بھی

عورتوں کی فطرت

۱۷ عورتوں کو عموماً خدا نے ایسا ضعیف القلب اور اعضا میں بھی کمزور پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتیں اسی وجہ سے خدا نے اُنکے تمام مصارف زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی بڑی ترقیاں کی ہیں۔ علم کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے لگیں اور لوگ انگریزوں کی دیکھا دیکھی بیبیوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں مگر پھر بھی عام مجمعوں میں ہماری بہنیں تو درکنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی اُن سے بن نہیں پڑتا اور اُن کے شوہر ہی اُن کی طرف سے جواب دے لیتے ہیں۔ ۱۲

أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ

جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست پر لانے والا (دین) لے کر آیا ہوں

قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

(تو بھی نہ مانو گے) وہ بولے (کچھ ہو مگر ہم تو اس دین کو جو تم لیکر بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں۔ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا (تو ذرا)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۲۵﴾ وَإِذْ قَالَ

دیکھو تو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (اور وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ

إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿۲۶﴾

(آذر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں مگر

إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً

اس کی عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ بہت جلد میری ہدایت کرے گا اور اسی (ایمان) کو

بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ

ابراہیم اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بلکہ میں ان کو

وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ﴿۲۹﴾ وَ

اور ان کے باپ دادوں کو فائدہ پہنچاتا رہا۔ یہاں تک کہ اُنکے پاس (دین) حق اور صاف صاف بیان کرنے

لَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿۳۰﴾

والا رسول آپہنچا اور جب اُن کے پاس (دین) حق آ ہی گیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم تو ہرگز اسکے

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ

ماننے والے نہیں اور کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ طائف[1]) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل

عَظِيمٍ ﴿۳۱﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

کیا گیا۔ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو (اپنے طور پر) بانٹتے ہیں ہم نے تو ان کے درمیان ان کی

مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

روزی دنیاوی زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے

ع ۲ ۱۰ ۸

النصف

[1] حجاز میں حضرت رسول کی بعثت کے وقت یہی دو بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز و ممتاز اور ہر بات میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے اور اب بھی شہر والے کو ایسا ہی سمجھتے ہیں اور دیہاتیوں پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کی مدح

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

ہیں تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال متاع) یہ لوگ جمع کرتے پھرتے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

ہیں خدا کی رحمت (پیغمبر) اس سے کہیں بہتر ہے اور اگر [1] یہ بات نہ ہوتی کہ (آخر) سب لوگ ایک

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ

ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو ہم اُن کے لئے جو خدا سے انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں

فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ

اور وہی سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اُترتے) ہیں اور انکے گھروں کے دروازے اور وہ تخت

اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ

جن پر تکیے لگاتے ہیں چاندی اور سونے کے بنا دیتے یہ سب ساز و سامان تو بس دُنیاوی زندگی کے

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ

(چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے) اور آخرت (کا سامان) تو تمہارے پروردگار کے

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ

ہاں خاص پرہیزگاروں کے لئے ہے اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا بنتا ہے ہم (گویا خود) اسکے

شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ

واسطے شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اُس کا (ہر دم کا) ساتھی ہے اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو (خدا

السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا

کی) راہ سے روکتے رہتے ہیں باوجود اُسکے وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہ راست پر ہیں یہانتک کہ جب

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

(قیامت میں) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

غرض (شیطان بھی) کیا ہی بُرا رفیق ہے۔ اور جب تم نافرمانیاں کر چکے تو (شیاطین کے ساتھ تمہارا عذاب[2] میں شریک ہونا بھی

[1] اس آیت سے دُنیاوی ساز و سامان کے بے حقیقی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں یعنے اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا[2] اور اُن کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا ہے مگر اس مصلحت سے کہ مبادا لوگ نعوذ باللہ خدا کی خوشنودی سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ ہر شخص امیر ہوتا تو دُنیا کا انتظام کیونکر ہوتا دُنیاوی سامان کی وقعت تو ان احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی فکر سے غافل ہیں ورنہ اگر اسکی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے انبیاء اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا۔ ۱۲

[1] اسی وجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ۱۲

ع ۱۰

[2] یہ انسانی فطرت کا مقتضا ہے کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی اسی کو کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد یعنے ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں مشترک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہوگا یعنے ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہوگا کہ خود بدحواس ہیں گے دوسروں کو کیا دیکھیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ كَانَ

آج تمکو (عذاب کی کمی میں) کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا (تو اے رسول) کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو اور اس شخص کو

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں) تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو بھی ہم کو ان

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ

سے بدلہ لینا [1] ضرور ہے یا (تمہاری زندگی ہی میں) جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں تو

مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اِنَّكَ

ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں تو تمہارے [2] پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تم اُسے مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ

کہ تم سیدھی راہ پر ہو اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں

تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ

سے (اسکی) باز پرس کی [3] جائے گی اور ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان سب سے دریافت کر دیکھو

اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ

کیا ہمنے خدا کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی نے یقیناً

اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ

موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا تو موسیٰ نے

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا

کہا کہ میں سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں تو جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لیکر آئے تو وہ لوگ

یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ

ان معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے۔ اور ہم جو معجزہ ان کو دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا۔

اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں اور (جب عذاب میں

[1] علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا یہ آیت علی ابن ابیطالب کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لیں گے دیکھو درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۲۱ مطبوعہ مصر و تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ تہران ۱۳۰ [2] جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد کے حالات پر لوگوں کی سرزنش کر رہے تھے کہ پہلے آیت نازل ہوئی فاما ننذهبن الایۃ اس کے بعد قل رب الایۃ نازل ہوئی فاستمسك بالذی اوحی الیك فی امر علی انك علی صراط مستقیم الایۃ و سوف تسئلون عن علی ابن ابیطالب نازل ہوئی ترجمہ علی کے بارے میں جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو (اس پر عمل کرو) [3] اور عنقریب تم لوگوں سے علی بن ابی طالب کے بارے میں باز پرس کی جاوے گی دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی ۱۲ سطر ۱۲ ابن عباس رضی اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھئے کہ وہ لوگ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے جب ان پیغمبروں سے پوچھا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپکی رسالت اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر بھیجے گئے دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ تہران ۱۳۰

حضرت علی کی فضیلت

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ
گرفتار ہوئے تو (موسیٰ سے) کہنے لگے۔ اے جادوگر اُس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا
ہمارے واسطے دُعا کر اگر ابکی چھوٹے تو ہم ضرور راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ فوراً
هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ
(اپنا) عہد توڑ بیٹھے [۱] اور فرعون نے اپنے لوگوں میں پکار کر کہا [۲] اے میری قوم کیا (یہ)
اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ
ملک مصر ہمارا نہیں اور (کیا) یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں (ہماری نہیں رہی ہیں) تو کیا
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ
تم کو اتنا بھی نہیں سوجھتا یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے
مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ
اور (ہکلے پن کی وجہ سے) صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہت بہتر ہوں اگر یہ بہتر ہے تو اس کے لئے
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾
سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اُتارے گئے۔ یا اُس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے [۱]
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾
غرض فرعون نے (باتیں بنا کر) اپنی قوم کی عقل ماردی۔ اور وہ لوگ اس کے تابعدار بنگئے۔ بیشک وہ لوگ بدکار تھے
فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾
غرض جب اُن لوگوں نے ہمکو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی ان سے بدلہ لیا۔ تو ہم نے ان سب (کے سب) کو
فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ
ڈبو دیا پھر ہمنے اُن کو گیا گذرا۔ اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا اور (اے رسول) جب مریم
ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ
کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال [۱] بیان کی گئی تو اُس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے۔ اور

[۱] اس کی تفصیل سورۂ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے ۱۲
[۲] جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ کی دُعا سے عذاب ٹل گیا تو اسے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہیں یہ لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسیٰ کے طرفدار ہو جائیں تو ایک ٹیلہ پر چڑھا اور تمام قبیلوں کو جمع کر کے بہ آواز بلند یہ کہنا شروع کیا۔ ۱۲
[۱] چوں کہ حضرت موسیٰ دبارہ تن بالوں کا جبہ پہنے ہاتھ میں چھڑی لئے فقیرانہ بھیس میں فرعون کے دربار میں آئے تھے اور اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو تیری سلطنت باقی رہیگی تنا سر ڈاڑھی اور ظاہری سامان کچھ بھی نہیں کیونکہ اس وقت اور اب بھی سلاطین کا قاعدہ ہے کہ سونے اور قیمتی جواہرات کو برابر استعمال کرتے ہیں اس وجہ سے فرعون نے حیرت کے لہجہ میں یہ کہا تھا۔ [۱] اگرچہ حضرت رسول باتوں کی مذمت کیا کرتے تھے مگر جب یہ آیۃ انکم و ما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم (تم اور جن چیزوں کی تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن ہوں گے نازل ہوا تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غصہ میں عبداللہ بن زبیر زبیری کو حضرت کے مقابلہ میں لائے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو فرشتوں، عیسیٰ اور عزیر کا بھی جہنمی ہونا لازم آیا کیونکہ ان کو بھی لوگ پوجتے ہیں یہ سن کر آپ اُس کی نادانی پر چپ ہو رہے تو وہ بولا میں جیت گیا اور اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے حالانکہ اس کمبخت کے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ خدا نے لفظ ما استعمال کیا ہے جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بُت داخل رہے تو ہاں اگر ما کی جگہ من ہوتا تو البتہ حضرت عیسیٰ وغیرہ بھی داخل ہوتے غرض وہ لوگ تو ہنستے رہے اور حضرت نے جناب باری کی طرف خطاب کر کے فرمایا علی تمہاری مثال بھی عیسیٰ کی ہے کہ کچھ لوگ تو انکی دوستی میں گمراہ ہوئے اور کچھ ان کی دشمنی میں یہ سنکر منافقین بولے آپ کو بھی عیسیٰ کے سوا کوئی دوسری مثال ہی نہیں ملتی اس وقت یہ آیت (باقی بر صفحہ ۷۸۷)

قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًۢا ۭ

بول اُٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسٰی) ان لوگوں نے جو عیسٰی کی مثال تم سے بیان کی ہے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝۵۸ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ

تو صرف جھگڑنے کو۔ بلکہ (حق تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ عیسٰی تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر

وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝۵۹ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا

ہم نے احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیئے) اور ان کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا۔

مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے۔ جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے۔ اور وہ تو یقیناً قیامت

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ

کی ایک روشن دلیل ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا

مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

راستہ ہے۔ اور (کہیں) شیطان تم لوگوں کو اس سے روک نہ دے۔ وہ یقیناً تمہارا

مُّبِيْنٌ ۝۶۲ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ

کھلم کھلا دشمن ہے اور جب عیسٰی واضح و روشن معجزے لیکر آئے تو (لوگوں سے) کہا میں تمہارے پاس دانائی (کی

بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ

کتاب) لیکر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے تم کو صاف صاف بتا دوں تو تم

فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۶۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

لوگ خدا سے ڈرو۔ اور میرا کہنا مانو۔ بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ تو ان میں سے کئی فرقے (ان

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ

سے) اختلاف کرنے لگے۔ تو جن لوگوں نے ظلم کیا اُن پر دردناک دن کے عذاب سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نازل ہوئی اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جس کو امام احمد ابن حنبل نے اپنے مسند میں آٹھ طریقوں سے اور علامہ ابن حجر نے بھی صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

لہ ابن مغازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی وانہ علیا لعلم للساعۃ (بے شک علی علیہ السلام قیامت کی ایک روشن دلیل ہے اور علامہ ابن حجر نے صواعق میں اور سیوطی نے در منثور میں روایت کی ہے یہ آیت امام آخر الزماں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲

عبداللہ زبیری کا قصہ

امام علیہ السلام کی دلیل

حضرت عیسٰی کی حکایت

يَوْمِ الِيْمٍ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ

افسوس ہے۔ کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر بیٹھے ہیں۔ کہ اچانک ہی ان پر

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ

آجائے۔ اور اُن کو خبر تک نہ ہو۔ (ولی) دوست اُس دن (باہم) ایک

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ يٰعِبَادِ لَا

دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار لہ (کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا اُن سے کہے

خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

گا) اے میرے بندو آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ

آیتوں پر ایمان لائے۔ اور (ہمارے) فرمانبردار تھے۔ تو تم اپنی بی بیوں سمیت اعزاز و اکرام

وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ

سے بہشت میں داخل ہو جاؤ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں

مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ

کا دور چلے گا۔ اور وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت اٹھائیں (سب

تَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ

موجود ہے) اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اور یہ جنت جس کے تم وارث لہ (حصہ دار) کر دیئے

الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

گئے ہو تمہاری کارگذاریوں کا صلہ ہے وہاں تمہارے واسطے بہت سے میوے ہیں

كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

جن کو تم کھاؤ گے گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝

رہیں گے جو ان سے کبھی ناغہ نہ کیا جائے گا۔ اور وہ اسی عذاب میں ناامید ہو کر رہیں گے

ع ۱۱ ۱۲

قیامت میں مومنین کی حالت

لہ کیونکہ ان کی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی وہ زائل ہونے والی چیز نہیں اور کفار کی دوستی تو دُنیا کے اسباب سے تھی پھر اب کہاں اور کیونکر باقی رہے۔ ۱۲-۱۲

لہ وارث کے معنے تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شاید اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ حضرت آدمؑ کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا۔ تو اب ان کی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض۔ اسی کو حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے۔

؎

من ملک بودم و فردوس برین جایم بود
آدم آوردند در این دیر خرابات مرا

۱۲ - ۱۲ - ۱۲
۱۲ - ۱۲
۱۲

دوزخیوں کی بے بسی

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادَوْا

اور ہم نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اُوپر ظلم کرتے رہے اور (جہنمی) پکاریں گے کہ اے

يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝

مالک (داروغہ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے وہ جواب دے گا کہ تم کو اسی حال میں رہنا ہے

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

(اے کفار مکہ) ہم تو تمہارے پاس حق لیکر آئے ہیں مگر تم میں سے بہتیرے حق (بات) سے چڑھتے ہیں

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا

کیا اُن لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے ہم نے بھی کچھ ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ کچھ سمجھتے ہیں کہ

لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

ہم اُن کے بھید اور انکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے اُنکے پاس ہیں اور انکی سب

يَكْتُبُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ

باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے (اسکی) عبادت کو تیار

الْعٰبِدِيْنَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ

ہوں۔ یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں۔ سارے آسمان و زمین کا مالک عرش کا مالک

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

(خدا) اس سے پاک پاکیزہ ہے تو تم انھیں چھوڑ دو کہ پڑے بک بک کرتے اور کھیلتے

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ

رہتے ہیں۔ یہانتک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو

فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

اور آسمان میں بھی اسی کی عبادت کی جاتی ہے اور (وہی) زمین میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقفکار حکمت والا ہے

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

اور وہی بہت بابرکت ہے جس کے لئے سارے آسمان و زمین اور ان دونوں کے

وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ

درمیان کی حکومت ہے اور قیامت کی خبر بھی اُسی کو ہے اور تم لوگ اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور خدا کے

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ

سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر (ہاں) جو لوگ سمجھ بوجھ کر حق

شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

بات (توحید) کی گواہی دیں (تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھو گے کہ ان کو کس نے پیدا کیا

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ

تو ضرور کہہ دیں گے اللہ نے پھر (باوجود اسکے) یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں اور (اسی کو) رسول کے اس

يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

قول کا بھی علم ہے کہ پروردگارا یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے تو تم ان سے منہ پھیر لو اور کہدو کہ

وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

تم کو سلام۔ تو انھیں عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

اٰیاتُھا (۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) رُکُوعاتُھا

سُورۂ ۴۴ دخان مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اُنسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ

حم۔ واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک ۴۵ رات (شب قدر) میں

مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

نازل کیا۔ بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے اسی رات کو تمام دُنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر

حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾

کے) کام فیصل کئے جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر (بیشک) ہم ہی (پیغمبروں کے) بھیجنے

۴۵ اس سُورہ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر قیامت کے آثار، حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ آسمان زمین کے رونے کی حالت تبع کا قصہ جہنم کی حالت بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے۔ ۴۵ اس کے معنے احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شب قدر میں ہو گیا اور یہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرتؐ پر نازل ہوتا رہا دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا تو شب قدر تھی اس میں اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی شب ہے۔ مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی تئیسویں شب ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ رَبُّ

والے ہیں یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے وہ بیشک بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(تو کرو) اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک ہے لیکن

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ

یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں تو تم اُس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بظاہر دھواں[1] نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دردناک عذاب ہے (کفار بھی گھبرا کر کہیں گے)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰى لَهُمُ

کہ پروردگار ہم سے عذاب کو دور دفع کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں (اسوقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہو گی

الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا

جب ان کے پاس پیغمبر آچکے جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے اس پر بھی ان لوگوں نے اس سے منہ پھیرا

عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ

اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (اچھا خیر) ہم تھوڑے دن کے لئے عذاب کو ٹالدیتے ہیں

قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ

(مگر ہم جانتے ہیں) تم ضرور پھر کفر کرو گے۔ ہم بیشک (اُن سے) پورا بدلہ تو بس اُس دن لیں گے جب دن سخت

اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ

پکڑ پکڑیں گے۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور اُن کے پاس ایک عالی

وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ

قدر پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو۔

[1] یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ عدن میں ایک آگ ظاہر ہو گی اور اس کا دھواں تمام عالم میں پھیل جائے گا۔ اور چالیس روز تک کفار تو سخت تکلیف میں رہیں گے کہ ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضا سے دھواں نکلے گا۔ اور ان کے سر پھٹے ہوتے معلوم ہوں گے۔ مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہو گی۔ ۱۲

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ
میں (خدا کی طرف سے) تمہارا ایک امانت ۱؎ دار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے
اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۚ﴿۱۹﴾ وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ
پاس ایک واضح و روشن دلیل لے کر آیا ہوں اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔
رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۚ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾
میں اپنے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لائے تو تم مجھ سے الگ ہو جاؤ
فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ
(مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر لوگ ہیں تو خدا نے حکم دیا کہ
لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ
تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور کیا جائیگا اور دریا کو اپنی حالت پر
جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۙ﴿۲۵﴾
ٹھہرا ہوا چھوڑ کر (پار ہو) جاؤ تمہارے بعد انکا سارا لشکر ڈبو دیا جائیگا۔ وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں
وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ۙ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ۙ﴿۲۷﴾
اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں جس میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے
كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ
یوں ہی ہوا اور ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ تو ان لوگوں پر آسمان و زمین کو
السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّیْنَا
بھی رونا نہ آیا اور نہ انھیں مہلت ہی دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت
بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۚ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ
کے عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی
اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی
وہ بے شک سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمجھ بوجھ

۱؎ یعنے خدا کا جو حکم میرے پاس آتا ہے میں اس کو بلاکم و کاست تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ ۱۲ سلہ

اس آیت کی تفسیر میں صحیح مسلم میں کہا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اس کا سرخ ہو جانا ہے۔ اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا جب قبر حسین کی جگہ پہنچے تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے یہی ہمارے خون بہانے کی جگہ ہے۔ رسول کے اہل بیت میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی۔ ۱۲

عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۲ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

کر سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں (ان کی)

مُّبِيْنٌ ۝۳۳ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝۳۴ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

صریحی آزمائش تھی یہ (کفار مکہ مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝۳۵ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ

ہم دوبارہ (زندہ کرکے) اُٹھائے نہ جائیں گے تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ

صٰدِقِيْنَ ۝۳۶ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ

کرکے) لے تو آؤ بھلا یہ لوگ (قوت میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان

قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۳۷ وَمَا خَلَقْنَا

سے پہلے ہو چکے ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا (کیونکہ) وہ ضرور گنہگار تھے اور ہم نے سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝۳۸ مَا خَلَقْنٰهُمَآ

آسمان و زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔ ان کو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا ان

اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ اِنَّ يَوْمَ

دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے بیشک فیصلہ (قیامت

الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۴۰ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا مقرر وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے

عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۴۱ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی مگر جس پر خدا رحم فرمائے

اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۴۲ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝۴۳

بے شک (وہ خدا) سب پر غالب بڑا رحم والا ہے۔ (آخرت میں) تھوہڑ کا درخت ضرور

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝۴۴ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝۴۵

گنہگار کا کھانا ہوگا۔ جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح اُبال کھائیگا۔ جیسے

لہ یہ حضرت رسولؐ کی بعثت کے ایک ہزار چھ سال برس قبل یمن کا بادشاہ تھا اس کا نام اسعد بن عمیکا تھا اور کنیت ابوایوب تھی اور چونکہ اس کے پاس بہت کثرت سے غلام اور خدام تھے اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے اسی نے سمرقند کو برباد کرکے دوبارہ آباد کیا تھا یہ پہلے آتش پرست تھا مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے مدینہ میں اس کی بیٹی کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی لیکن بنی قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے یہ خبر سن کر اس کو سمجھایا کہ یہ پیغمبر آخر الزماں کے ہجرت کی جگہ ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا راستہ ہی میں کچھ لوگوں نے اس کو خانہ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں مگر علما نے بہت مدح و ثنا کی اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا کہ سب سے پہلی دفعہ خانہ کعبہ پر اسی نے پرنشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کئے اس نے ایک عریضہ شامول یہودی کے پاس حضرت رسولؐ کے نام سے لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر تجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جس سے ملاقات ہو پہنچا دے اسی خط کو ابوایوب انصاری نے جو شامول کی اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲-۱۲

ع ۱۲ ۱۵

جہنم کی حالت

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ق صلے

کھولتا ہوا پانی اُبال کھاتا ہے (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسکو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ میں لے جاؤ

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ

پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو (پھر اس سے طعناً کہا جائے گا) اب مزا چکھو

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ

بے شک تو تو بڑی عزت والا سردار ہے یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ

کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی) باغوں اور چشموں

وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

میں ہوں گے ریشم کی (کبھی) باریک اور کبھی دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے

مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾

کے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے انکے

يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ

جوڑے لگا دینگے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگوا کر کھائینگے وہاں پہلے دفعہ کی موت

فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ

کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی نہ پڑے گی اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے

الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

محفوظ رکھے گا (یہ) تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ تو ہم

الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

نے اُس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لئے) آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

پکڑیں تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں۔

بہشت کی کیفیت

اٰیاتہا (۴۵) سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۶۵) رُکُوْعَاتہا

سورۂ جاثیہ[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۚ اِنَّ

حم۔ یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے۔

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَفِیْ

بیشک آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہاری

خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۙ

پیدائش میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (انمیں بھی) یقین کرنیوالوں کے واسطے بہت

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ

سی نشانیاں ہیں اور رات دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (پانی)

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَ

نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا (اس میں) اور ہواؤں کے پھیر بدل

تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْکَ اٰیٰتُ

میں عقلمند لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو

اللّٰہِ نَتْلُوْہَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَ

ہم ٹھیک (ٹھیک) تمہارے سامنے پڑھتے ہیں تو خدا اور اُس کی آیتوں

اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ۙ

کے بعد کون سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں اُسکے

یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا

سامنے پڑھی جاتی ہیں اور وہ سنتا بھی ہے پھر غرور سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا اُسنے اُن (آیتوں) کو نہ سنا

[1] اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا خدا کی قدرت میں کفار سے قطع نظر کرو۔ بنی اسرائیل کی حالت۔ حضرت کی رسالت دہریوں کا خیال اور اس کی رد۔ قیامت کا منظر جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قرآن آسمانی کتاب ہے

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا

ہی نہیں تو (اے رسولؐ) تم اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی

عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا ِ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

آیت پر واقف ہو جاتا ہے تو اُسکی ہنسی اڑاتا ہے ۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے ذلیل

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ

کرنے والا عذاب ہے ۔ جہنم تو اُنکے پیچھے ہی (پیچھے) ہے اور جو کچھ وہ اعمال کرتے

عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

رہے نہ تو وہی اُن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ وہ جن کو اُنھوں نے خدا کو چھوڑ کر (اپنے)

اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ وَ

سرپرست بنائے تھے اور ان کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ

اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اُن کے لئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا خدا ہی تو ہے

رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ

جس نے دریا کو تمھارے قابو میں کر دیا تاکہ اُسکے حکم سے اسمیں کشتیاں چلیں اور تاکہ

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ

اُس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے

الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

(حکم) سے تمھارے کام میں لگا دیا ہے جو لوگ غور کرتے ہیں اُنکے لئے اسمیں (قدرت خدا

يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ

کی) بہت سی نشانیاں ہیں (اے رسولؐ) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی (جو جزا کے لئے مقرر

لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا

ہیں تو قع نہیں رکھتے اُن سے درگذر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے۔ جو شخص

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ

نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لئے اور بُرا کام کرے گا تو اسکا وبال

فَعَلَيْهَا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ

اُسی پر ہوگا پھر (آخر) تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

کو کتاب (توریت) اور حکومت اور نبوت عطا کی اور اُنھیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ

دیں اور اُن کو سارے جہان پر فضیلت[1] دی اور اُن کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت

مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

کیں تو ان لوگوں نے علم آچکنے کے بعد بس آپس کی ضد میں ایک دوسرے

الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

سے اختلاف کیا کہ یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں۔

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ

قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان میں فیصلہ کر دے گا پھر (اے رسولؐ) ہم نے

عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

تم کو دین کے کھلے رستہ پر قائم کر دیا ہے تو اسی (رستہ) پر چلے جاؤ اور نادانوں کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ

خواہشوں کی پیروی نہ کرو یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں

شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ

گے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور خدا تو

[1] عالمین عالم کی جمع ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں۔ اسی بنا پر اسکی جمع بنائی گئی۔ اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں۔ اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے۔ یہ نہیں کہ ابتدا عالم سے قیامت تک سب سے افضل ہیں۔

بنی اسرائیل کی فضیلت

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى

پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں (کی) ہدایت کے لئے وسیلوں کا مجموعہ

وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

سلسلہ باتیں کرنیوالے لوگوں کے لئے (از سرتاپا) ہدایت رحمت ہے جو لوگ بُرے کام کیا کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دینگے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کرتے

الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

رہے اور ان سب کا جینا مرنا ایک ساں ہوگا یہ لوگ (کیا) بُرے

يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

حکم لگاتے ہیں اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا،

وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور تاکہ ہر شخص کو اسکے کئے کا بدلہ دیا جائے اور اُن پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى

بھلا تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو معبود[1] بنا رکھا ہے اور (اُسکی حالت)

عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً

سمجھ بوجھ کر خدا نے اُسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اُسکے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے اور اُسکی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا

پھر خدا کے بعد اُسکی ہدایت کون کر سکتا ہے تو کیا تم لوگ اتنا بھی غور نہیں کرتے اور وہ لوگ کہتے

هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا

ہیں کہ ہماری زندگی تو بس دُنیا ہی کی ہے یہیں مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ ہی

الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

(جلاتا) مارتا ہے اور ان کو اس کی کچھ خبر تو ہے نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں

[1] کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ چندے ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے نباہ خوبصورت کوئی دوسرا بت نظر پڑا تو پہلے کو چھوڑ کر اس کو پوجنے لگے اسی کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے چیلے ہیں ۱۲

دہریوں کا اعتقاد اور اسکی رد

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

اور جب انکے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکی کٹ حجتی بس یہی ہوتی ہے کہ وہ

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ

کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا کر) لے تو آؤ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ

خدا ہی تم کو زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں

فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

خاص خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل بڑے

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ

گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسولؐ) تم ہر امت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے) گھٹنوں

تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

کے بل بیٹھی ہوگی اور ہر امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلائی جائیگی جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائیگا

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

یہ ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہی ہے جو کچھ بھی تم کرتے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تھے ہم لکھواتے جاتے تھے غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے تو اُن کو

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

انکا پروردگار اپنی رحمت (سے بہشت) میں داخل کرے گا۔ یہی تو صریحی کامیابی

الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

ہے۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا (اُن سے کہا جائیگا) تو کیا تمہارے سامنے ہماری آیتیں

قیامت کا منظر

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا
نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبر کیا اور تم لوگ تو گنہ گار ہو گئے اور جب (تم سے) کہا
قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا
جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ شبہ نہیں تو تم کہتے
قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ
تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور
مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا
ہم تو (اس کا) یقین نہیں رکھتے اور اُن کے کرتوتوں کی بُرائیاں اس پر ظاہر ہو جائیں
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ
گی اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے انھیں (ہر طرف سے) گھیرے گا اور (ان سے) کہا
اَلْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ
جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اسی طرح آج ہم تم کو (اپنی رحمت سے) بھلا
مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ
بھلا دیں گے[1] اور تمھارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمھارا مددگار نہیں یہ اس سبب سے کہ تم لوگوں
اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
نے خدا کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا اور دنیاوی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال
فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ
دیا تھا غرض یہ لوگ نہ تو آج دُنیا سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو اس کا موقع دیا جائیگا کہ (توبہ
الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾
کر کے خدا کو راضی کر لیں پس سب تعریف خدا ہی کیلئے سزاوار ہے جو سارے آسمان کا مالک اور زمین کا مالک (غرض) سارے
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾
جہان کا مالک ہے اور سارے آسمان و زمین میں اُسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے

[1] ہم اس کا مطلب اس کے قبل تفصیلاً بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خدا ان کی طرف توجہ نہ کریگا اور اُن کی حالت پر چھوڑ دے گا۔ ۱۲